© rasailojaraid.com

جنت والدین کی دعاؤں میں ہے

سب سے بڑی سعادت ماں باپ کی ہے خدمت
سب سے بڑی عبادت ماں باپ کی ہے خدمت

رشتے دو طرح کے ہوتے ہیں

ایک روحانی رشتہ اور ایک جسمانی رشتہ ہوتا ہے۔ استاد کے ساتھ' دوست کے ساتھ' اپنے خطیب اور قاری کے ساتھ یہ سب روحانی رشتے ہیں۔ اور ماں کے ساتھ باپ کے ساتھ بہن کے ساتھ بھائی کے ساتھ چچا وغیرہ کے ساتھ۔ یہ سب جسمانی رشتے ہیں۔ ان سب جسمانی رشتوں میں سب سے زیادہ گہرا رشتہ والدین کا ہے

حقوق کی دو قسمیں ہیں

(i) حقوق اللہ (ii) حقوق العباد

حقوق العباد میں سب سے مقدم والدین کے حقوق ہیں پھر والدین کے حقوق کی بھی دو قسمیں ہیں

(i) ایسے حقوق جن کا تعلق والدین کی زندگی کے ساتھ ہے اور وہ اُن کی زندگی میں ادا کئے جاتے ہیں

(ii) ایسے حقوق جو والدین کی وفات کے بعد ادا کئے جاتے ہیں 1۔ والدین کی زندگی کے ساتھ متعلق حقوق

قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالی نے اپنے حقوق ذکر فرمائے ہیں وہاں فورا بعد ہی والدین کے ساتھ سلوک کا بھی ذکر کیا ہے جیسے ارشاد ربانی ہے

وقضى ربك الا تعبدو الا اياه وبالوالدين احسانا

ترجمہ! اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ صرف میری عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو (بنی اسرائیل)

والدین کے ساتھ نرم انداز میں گفتگو کرنا

فلا تقل لهماف ولاتنهر هماوقل لهما قولا كريما

ترجمہ! والدین کو اف تک نہ کہو اور نہ ہی انہیں ڈانٹو اور ان سے اچھے طریقے سے گفتگو کرو۔ علامہ جلا الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے والد کی شکایت کی کہ وہ جب چاہتے ہیں میرا مال لے لیتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے والد کو پیغام بھیجا اور بلوایا تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا لاٹھی ٹیکتا ہوا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اصل حقیقت کا سوال کیا۔ اس بوڑھے نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ ایک زمانہ تھا یہ کمزور بے بس بچہ تھا۔ مجھ میں طاقت تھی اور میں مالدار تھا اور یہ خالی ہاتھ تھا۔ میں نے اسے کبھی کچھ لینے سے نہ روکا۔ آج میں کمزور ہوں۔ یہ تندرست ہے میں خالی ہوں یہ مالدار ہے' اب یہ اپنا مال مجھ سے بچا کر رکھتا ہے۔ بوڑھے کی یہ داستان سن کر آپ آبدیدہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی طرف خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

والدین کی عزت واحترام

انسان کو چاہئے کہ اپنی زبان اور اپنے عمل سے اپنے والدین کی عزت و احترام کرنا چاہئے۔ ان کے سامنے اونچی آواز میں نہیں بولنا چاہئے۔ اور نہ ہی اپنی بیوی اور اولاد کو ماں باپ پر ترجیح دینی چاہئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک مرتبہ دو آدمیوں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک سے پوچھا کہ اس کا تجھ سے کیا تعلق ہے تو اس نے کہا کہ وہ میرا باپ ہے تو آپ ﷺ نے کہا کہ تو اس کو نام لیکر نہ پکارو اور نہ اس کے آگے چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھ اگر تمہاری بیوی موجود ہے تو بیوی کو ماں پر ترجیح مت دو کیونکہ آنحضورؐ نے فرمایا:

يا معشر المهاجرين والانصار من فضل زوجه على امه فعليه لعنة الله لا يقبل الله

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منه صرفا ولا عدلا

ترجمہ: اے مہاجرین اور انصارتم آ گاہ ہو جاؤ جوشخص اپنی بیوی کو اپنی ماں پر فضیلت دے گا تو اس پر خدا کی لعنت ہے' اور اس کے فرض نفل کو قبول نہیں کرے گا۔

جنت ماں کی دعاؤں میں ہے
نہ کہ بیوی کی اداؤں میں
بیوی کو ماں پر ترجیح نہیں دینی چاہئے

جولوگ اپنی بیویوں کے کہنے پر اپنے ماں باپ سے لڑائی جھگڑا یا قطع رحمی کرتے ہیں' ان کو فکر کرنی چاہئے خدا تعالیٰ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے اور ایسے شخص کے نفل فرض وغیرہ بھی قبول نہیں کرتا اور جولوگ اس گناہ میں مرتکب ہو چکے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی ماں اور اپنے باپ سے معافی مانگیں اور اپنے والدین سے اللہ کے حضوؐر اپنی بخشش کیلئے دعا کروائیں کہ اللہ ہمیں معاف کر دے اور ہم سے راضی ہو جائے کیونکہ والدین کی رضا اللہ کی رضا ہے۔ نبی اکرم کا ارشاد ہے:

عن عبدالله بن عمر بن العاص عن النبیؐ قال رضی الله فی رضی الوالدین وسخط الله فی سخط الوالدین۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نبیؐ سے روایت کرتے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور والدین کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

والدین کی خدمت کرنے سے جنت کا حاصل ہونا

وہ شخص جو اپنے والدین کی خدمت کر کے جنت کو حاصل نہیں کرتا ایک تو وہ جنت سے محروم رہا اور دوسرا اللہ کے رسول کی بددعا کا مستحق ٹھہرا۔ جیسا کہ حضوؐر کا فرمان ہے کہ خاک آلود ہو اس شخص کی ناک (تین مرتبہ فرمایا) صحابہ نے سوال کیا یا رسول اللہ کس کی؟ تو آپؐ نے فرمایا جس شخص نے والدین کو یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور اور پھر آگ میں داخل ہو گیا۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے نبیؐ سے سوال کیا اے اللہ کے رسول: **ما حق الوالدین علی ولدهما قال هم جنت او نارک**

ترجمہ: ماں باپ کا والدین پر کیا حق ہے تو آپؐ نے فرمایا تیری جنت اور دوزخ وہی دونوں ہیں۔ مشکوٰۃ

یعنی ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے سے جنت چلے گی اور برائی (نافرمانی) کرنے سے جہنم جلے گی۔

افضل عمل والدین کی خدمت کرنا

ایک آدمی نے حضوؐر سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے۔ تو نبیؐ نے فرمایا' نماز کا اول وقت میں پڑھنا۔ ماں باپ کی خدمت کرنا۔ پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ایک اور حدیث میں ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے' اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے۔ (مستدرک حاکم)

ان دو احادیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر والدین موجود ہیں وہ بوڑھے تو آدمی جہاد نہیں کر سکتا بلکہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے یہی جہاد ہے۔

اولاد کو حج مبرور کا ثواب اور رزق و عمر میں زیادتی

حضوؐر اکرم سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں جو لائق بیٹا اپنے والدین کی طرف نظر رحمت سے ایک مرتبہ دیکھتا ہے تو:

لو کتب الله له نظرة حجة مبرورة

اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے ایک حج مبرور کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی شخص ہر روز 100 سو مرتبہ دیکھے تو ہر نظر پر حج مبرور کا ثواب ملے گا؟ تو حضوؐر نے جواب دیا کہ ہاں اتنا ہی ثواب ملے گا کیونکہ اس کے خزانے بہت وسیع ہیں۔ (مشکوٰۃ)

قارئین غور کریں اللہ تعالیٰ نے والدین کا کتنا بڑا مقام و مرتبہ رکھا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین دعائیں بلا شبہ قبول ہوتی ہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا کو (۲) مسافر کی دعا کو (۳) والدین کی دعا اولاد کے حق میں۔ حضوؐر نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ عمر اور رزق میں زیادتی کی جائے پس وہ شخص والدین کے ساتھ نیکی کرتا رہے۔ (مشکوٰۃ) دیکھئے اللہ کے نبیؐ نے یہ کیسا بہترین اور آسان نسخہ بتایا ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے سے اچھا سلوک کرنے سے اور والدین کے حقوق کو ادا کرنے سے اس شخص کے رزق مال اور عمر وغیرہ میں برکت ہوتی ہے اور عمر اور رزق میں زیادتی کا سبب بنتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والدین کی تابعداری کا پھل دنیا میں

عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا (کہ تم سے پہلے زمانہ میں) تین شخص کہیں سفر میں جا رہے تھے راستے میں بارش بڑے زور کی شروع ہوگئی وہ ایک پہاڑ کی غار میں چلے گئے (اتفاق ایسا ہوا کہ) پہاڑ کے اوپر سے ایک بڑا پتھر (چٹان) غار کے منہ کے آگے آگرا اوران پر غار کا منہ بند ہوگیا اب وہاں سے نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے نیک اعمال کی طرف نظر کرو جو تم نے خالص اللہ کی رضاء کیلئے کئے ہیں۔ (ان میں کسی قسم کی ریا کاری وغیرہ کو دخل نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ سے نجات کیلئے دعا مانگو ان اعمال کے وسیلے کے ساتھ) امید ہے اللہ یہ سختی دور کر دے گا ان میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے اور میں بکریاں چرا کر ان کے دودھ سے سب کا گزارہ کرتا تھا جب میں شام کو گھر واپس آتا تو بکریوں کا دودھ دھوتا اور سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا اور پھر بچوں کو دودھ پلاتا۔ اتفاقاً ایک روز بکریاں چرانے کیلئے میں دور چلا گیا۔ اس لئے شام کے بعد دیر سے گھر آیا تو دیکھا کہ میرے ماں باپ سو گئے ہیں۔ میں نے حسب معمول دودھ دھویا اور برتن بھر کر بچوں کو ماں باپ سے پہلے دودھ پلانا ناپسند جانا۔ حالانکہ بچے بھوک کے مارے میرے پاؤں تڑپتے رہے اور میں دودھ لئے کھڑا رہا یہاں تک کہ فجر ہوگئی۔ **فان کنت تعلم انی قد فعلت ذلک ابتغاء وجهک فاخرج لنا فرجة........**

اے ہمارا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ہمارے لئے سختی کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے غار کا منہ ان کیلئے کھول دیا۔ یہاں تک کہ آسمان نظر آنے لگا لیکن ابھی اتنا راستہ نہیں ہوا تھا کہ وہاں سے نکل سکتے (دوسرے دو آدمیوں کا بیان اس مضمون سے الگ ہے) اسطرح انہوں نے بھی نیک اعمال کا وسیلہ اللہ کے حضور پیش کیا تو وہ پتھر (چٹان) غار کے منہ سے ہٹ گئی اور وہاں سے نکل گئے۔ (بخاری و مسلم) ثابت ہوا کہ خالص اللہ کی رضاء کیلئے ماں باپ کی خدمت کرنا مشکلات سے نجات کا ذریعہ ہے اور یہ بھی نتیجہ نکلا کہ اعمال صالحہ کا وسیلہ ہی رضائے الٰہی ہے۔

تین آدمیوں کی خدائی رحمت سے دوری

نبی اکرمؐ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن کی طرف خدا رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

لا ینظر اللہ تعالیٰ الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم

(۱) والدین کا نافرمان (۲) ہمیشہ شراب پینے والا (۳) خرچ کر کے جتلانے والا۔ والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کبھی حقیقتاً اور کبھی مجازاً جو کسی شخص کے باپ کو یا ماں کو گالی دیتا ہے۔ پس وہ اس کے ماں باپ کو گالی جواباً دیتا ہے۔ تو یہ گالی کا باعث بننا بھی ماں باپ کی نافرمانی میں شامل ہے (بخاری، مسلم)

والدین کی نافرمانی بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ تمام گناہ بخش دے گا۔ ان میں سے جسے وہ چاہتا ہے مگر والدین کی نافرمانی۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ والدین کی نافرمانی کرنے والے کو دنیا کی زندگی میں ہی سزا دیتا ہے۔ شعب الایمان ثابت ہوا کہ دنیا میں والدین کا نافرمان کبھی چین اور سکھ نہیں پاسکتا۔

والدین میں سب سے زیادہ حسن سلوک کا حق دار کون؟

ایک آدمی نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ والدین میں سے سب سے زیادہ حسنِ سلوک کا حقدار کون ہے۔ نبیؐ نے فرمایا تیری ماں اس آدمی نے پوچھا پھر کون آپؐ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر کون آپؐ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا تیرا باپ۔ ثابت ہوا کہ سب سے زیادہ حسن سلوک کا حقدار والدہ ہوتی۔ تین حصے والدہ کے اور ایک حصہ والد کا ہے۔

جنت ماں کے قدموں تلے ہے

ایک آدمی نے نبیؐ سے ایک غزوہ میں شرکت کی اجازت مانگی۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے۔ اس آدمی نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا **فان الجنة عند رجلیها** اس کی خدمت کو لازمی پکڑو اس کے پاؤں کے نیچے جنت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔(مشکوٰۃ)

ماں کے حقوق کی انتہاء

حضرت بریدہؓ روایات کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے ایسے گرم پتھروں پر چلا ہوں کہ اگر ان پر گوشت ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا۔ کیا میں اب اس کے حق سے بری ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تیری پیدائش پر اس نے جس قدر دردوں سے جھٹکے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو جائے۔ ایک شخص نے اپنی والدہ کو سات حج کندھے پر بٹھا کر کروائے۔ عرفات، منیٰ، مزدلفہ، کعبۃ اللہ وغیرہ پر ہی لے کر گھومتا رہا۔ ساتویں حج پر دل میں خیال آیا کہ شاید اب تو میں حق مادری کو ادا کر دیا ہے۔ رات کو خواب آئی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اے شخص جب تو چھوٹا بچہ تھا ایک رات سردی تھی تو اپنی ماں کے ساتھ سویا ہوا تھا تو نے پاخانہ کر دیا اور اسی وقت رات کو اٹھ کر بسترہ دھویا غریبی کی وجہ سے دوسرا بسترہ نہ تھا۔ تیری والدہ ساری رات اس گیلے بستر پر سوئی اور تجھے رات بھر اپنے سینے پر سلایا۔ ابھی تو تو نے ایسی ایک رات کا حق بھی ادا نہیں کر سکا۔

والدہ کی خدمت کا بہترین صلہ

حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے دعا کی کہ جنت میں میرا ساتھی کون ہے۔ حکم ہوا فلاں قصائی ہے۔ موسیٰؑ وہاں گئے اور قصائی کی دکان پر بیٹھے رہے۔ شام کو کہا میں تیرا مہمان ہوں۔ اس نے اپنے گھر میں پیغام بھجوا دیا کہ ایک مہمان کا کھانا زیادہ پکانا۔ رات کو گھر آئے تو دیکھا کہ شوربہ میں روٹی نرم کر کے قصائی نے پہلے چمچ سے ضعیفہ مائی کو آہستہ آہستہ کھلائی پھر چمچہ سے ہی آہستہ آہستہ پانی پلایا۔ پھر فارغ ہوا اور موسیٰؑ نے دیکھا کہ اس کے بعد والدہ زبان ہلا کر کچھ دعائیں دے رہی ہے۔ موسیٰؑ نے غور سے سنا اور فرمایا اماں کیا کہہ رہی ہو؟ اماں نے جواب دیا۔ دعائیں دے رہی ہوں کہ اے اللہ میرے لائق بچے کو جنت میں موسیٰ کلیم اللہ کا ساتھی بنا دینا۔ پھر حضرت موسیٰؑ اور وہ قصائی بغلگیر ہو کر رونے لگے۔ موسیٰؑ نے کہا یہ میرا جنت کا ساتھی اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں ملا دیا ہے اور اس قصائی نے کہا کہ نبی اللہ نے ہمارے گھر کو اپنے قدموں کے ساتھ جنت بنا دیا ہے۔

ماں کی شفقت کی ایک مثال

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکے کو دیکھا ماں نے اس لڑکے کو مارا کیونکہ بچے نے اس کو بہت ستایا تھا۔ اور دروازہ سے باہر نکال دیا اور روتا روتا پھر آ گیا۔ والدہ نے دروازہ کھول کر غصہ سے دھکا مار کر بھگا دیا تین دفعہ ایسا ہی ہوا اور کہا اب نہ کہنا۔ اب میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔ وہ چوک سے روتا روتا واپس گھر آیا اور روتا روتا چوکھٹ پر سو گیا اور والدہ نے کام سے فارغ ہو کر جب دروازہ کھولا اور دل میں خیال آیا کہ میں اجڑ گئی میرا دل اجڑ گیا کیوں خدا جانے میرا لختِ جگر کدھر گیا دروازہ کھولا اور بچے کو سینے سے لگا لیا۔

اس روز سے میری ماں سوئی نہیں تابش
میں نے تو فقط اتنا ہی کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

قارئین کرام! غور کریں والدہ کی اپنے بیٹے کیلئے کتنی شفقت و محبت ہے اور اگر اولاد ہی اپنے ماں باپ کی نافرمان نکل آئے تو پھر اللہ ہی ان پر رحم کرے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ صلح حدیبیہ کے بعد میری ماں مکہ سے مدینہ منورہ مجھ سے ملنے کیلئے میرے پاس آئیں اور وہ مشرکہ تھیں میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میری ماں آئی ہیں اس کو ابھی تک اسلام سے رغبت نہیں ہے تو کیا میں اس کے ساتھ نیکی کا سلوک کروں۔ آپؐ نے فرمایا تم اس کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ۔

جریج ولیؒ اور والدہ کی بددعا

حدیث رسول میں حضرت جریج کا واقعہ منقول ہے کہ وہ زبردست عابد تھے۔ انہوں نے ایک الگ تھلگ عبادت گاہ بنا رکھی تھی۔ جس میں دن رات خدا کی عبادت میں مشغول رہتے تھے ایک دن ان کی ماں ایسے وقت پہنچی جب حضرت جریج نوافل پڑھنے میں مصروف تھے انہوں نے نام لیکر آواز دی اور بلایا انہوں نے عبادت کی مشغولیت کی وجہ سے والدہ محترمہ کی آواز سن کر جواب نہ دیا ان کی ماں نے دستور کے مطابق تین مرتبہ پکارا جواب نہ ملا تو غصہ میں آ کر بددعا دی اور کہا اے اللہ جب تک یہ بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے اسے موت نہ دینا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلی گئیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یہ بددعا ان پر پڑ گئی۔ بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت بے انتہا مشہور تھی۔ آخر کار ایک عورت نے ایک چرواہے سے اپنا منہ کالا کیا جو اسی گرجے میں زیر سایہ رہا کرتا تھا۔ جب اس عورت کو حمل ٹھہر گیا بچہ پیدا ہوا تو اس عورت نے اسے بے گناہ عابد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درویش کے سر الزام ڈالا تو لوگوں نے اس غلط افواہ پر یقین کر لیا اور بغیر تحقیق کے سارے لوگ اس غریب کے گرجے میں گھس آئے اور حضرت جریج کو بہت مارا اور گرجے کو مسمار کر دیا۔ حضرت جریج نے گھبرا کر لوگوں سے اصل حقیقت کو معلوم کرنا چاہا۔ تو حضرت جریج نے کہا کہ اس بچے کو میرے پاس لے آؤ خود نفل پڑھنے میں مشغول ہوئے۔ نماز پوری کر چکے تو دیکھا نوزائیدہ بچہ لایا جا چکا تھا جو ابھی چند دنوں کا تھا۔ جریج ولی نے بچہ کو مخاطب کر کے پوچھا اپنے باپ کا نام بتا دے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اسے فوراً قوت گویائی عطا کی گئی تو اس بچہ نے کہا کہ فلاں چرواہا میرا باپ ہے۔ بچہ کی آواز سن کر سارا مجمع سکتہ میں آ گیا سب لوگوں نے معافی مانگی اور اس کرامت سے بے حد متاثر ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اجازت چاہی کہ اس گرجا کو ہم سب ملکر سونے کا بنا دیں۔ حضرت جریج نے کہا نہیں جیسا تھا ویسا ہی بنا دو۔ (ریاض الصالحین)

دیکھو جریج جیسے عابد و زاہد ماں کی بددعا کا شکار ہو گیا مگر چونکہ عابد بے قصور تھا اس لئے بعد میں نجات اور چھٹکارا پا گیا۔ خدا کی رحمت شامل حال ہو گئی۔ یاد رکھو اگر کوئی نفل نماز پڑھ رہے ہوں اور ماں کو خبر نہ ہو وہ بے خبری میں پکارتی جاوے تو چاہئے کہ نفل نماز توڑ کر ماں کی خدمت کرے کیونکہ نفلی نماز سے والدین کی شان اعلیٰ ہے۔

والدین کے وہ حقوق جو ان کی وفات کے بعد ادا کئے جاتے ہیں

(۱) ان کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ کو ادا کرنا۔

(۲) والدین کیلئے مغفرت کی دعا کرنا۔

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعا ربنا اغفرلی والوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب

ترجمہ: اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجئے جس دن حساب کا دن قائم ہوگا

رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا

ترجمہ: اور کہہ دے اے میرے رب رحم کر ان دونوں (والدین) پر جیسا کہ انہوں مجھے لڑکپن میں پرورش کیا۔

ایسی کہ میری ذرا سی تکلیف پر اپنا آرام بھول جاتے تھے تمام رات بھی گزر جائے تو مجھے کندھوں پر اٹھائے پھرتے تھے۔ میرے آرام پر اپنا آرام قربان کرتے تھے۔ پس اے میرے پروردگار تو بھی ان پر ایسی ہی مہربانی کر اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ (اگر والدین مشرک ہیں تو ان کیلئے مغفرت کی دعا نہیں کرنی چاہئے) حضورؐ نے فرمایا اگر جس آدمی کے والدین فوت ہو جائیں اور یہ ان کا بیٹا نافرمان تھا اب ان کا فرمانبردار بننے کیلئے صرف واحد طریقہ یہ ہے کہ فوت شدہ کے حق میں دعا کرتا رہے اور ان کے حق میں استغفار کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو فرمانبردار لکھ دے گا۔ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے والدین کا تابعدار بنائے (آمین)

شانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

اللہ کی برہان فاروق اعظم
جرأت کا نشان فاروق اعظمؓ
قوت ملی تجھ سے اسلام کو
ہے اسلام کی شان فاروق اعظمؓ
فیصلہ ہوا دربار شاہی سے
مٹا دو محمدؐ کو اس خدائی سے
جدا کر دیا بھائی کو بھائی سے
تو اٹھا اک جوان فاروق اعظمؓ
وہ نکلا ہے گھر سے یہ اعلان کر کے
محمدؐ کا لوٹوں گا نقصان کر کے
دنیا کو رکھ دیا پشیمان کر کے
دیکھ یہ نادان فاروق اعظمؓ
لہرائی فضا میں وہ شمشیر دیکھو
رب محمدؐ کی تدبیر دیکھو
بدلتی عمرؓ کی تقدیر دیکھو
بنا حق کی زبان فاروق اعظمؓ
زبان رسالت نے مانگا ہے رب سے
نہ جانے ملائک یہ چاہتے تھے کب سے
ارض و فلک پہ دہائی ہے تب سے
واہ تیرا ایمان فاروق اعظمؓ
سینہ تھا ایمان سے سرشار جن کا
پختہ عزم تھا ہر بار جنکا
عدل میں نرالا تھا کردار جنکا
عدالت کا سلطان فاروق اعظمؓ
جہاں گزر ہوتا تھا اک بار انکا
ہر سمت رستہ تھا ہموار انکا
دشمن ہو جاتا تھا لاچار انکا
تجھ سے ڈرتا تھا شیطان فاروق اعظمؓ
رہتا تھا لرزہ دشمن پہ طاری
ہر ضرب تھی ان کی باطل پر بھاری
کافر پہ بھاری، منافق پہ بھاری
اک سچا مسلمان تھا فاروق اعظمؓ
مریدِ رسول ہیں سارے صحابہ
، مراد رسول فقط حفصہؓ کے بابا
کیا تیرا مقدر اے ابن خطابا
حق و باطل میں فرقان فاروق اعظم
تیرے ایمان کی عمرؓ کیا بات ہے
تیرے آنے سے کفر کو ہوئی مات ہے
ی حق کی قوت تیری ذات ہے
طاہر تجھ پر قربان فاروق اعظمؓ

قاری عبدالشکور طاہر گوندلوی، ایم۔اے

© rasailojaraid.com